Silah Rehmi

صِلَہ رَحْمِی

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

Books.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مشکبار ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غَوث و رضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

---

1 ...فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

2 ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیمُ الشان تصنیف "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ نمبر 160 پر ہے:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنے خالہ زاد بھائی، غریب و نادار و مُہاجر اور بدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسطَح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کا آپ خرچ اُٹھاتے تھے، ان سے سخت رَنج پہنچا اور وہ رَنج یہ تھا کہ اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافَقت کی تھی یعنی اُن کا ساتھ دِیا تھا۔ اِس پر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (سیِّدُنا مِسطَح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو) خرچ نہ دینے کی قسم کھالی، تو پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گُنجائش والے ہیں قَرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزُو ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میری مَغفِرت کرے اور میں مِسطَح (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو کبھی مَوقُوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچِہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اس (مالی تعاوُن) کو جاری فرمادیا۔ (خزائن العرفان ص ۵۶۳ از نیکی کی دعوت ۱۶۰)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے خالہ زاد بھائی (یعنی اپنے کزن) حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قطع تَعَلُّقی (یعنی تعلقات ختم) کرنے کی قَسَم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ غور کیجئے! اگر ایسا مُعامَلہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسے شخص سے بات چیت، مَیل جول، حتّٰی کہ سَلام دُعا کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشتہ داروں سے تَعَلُّقات توڑ دیتے، حُسنِ سُلُوک یعنی اچھے سلوک سے ہاتھ کھینچ لیتے اور بات چیت خَتْم کر دیتے ہیں۔ ہم سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے "صُلح وصفائی" کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجِزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اپنے گھروں اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صلۂ رَحمی کی عادت بنائیے اور جس قدر ممکن ہو قطع تَعَلُّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دیگر گُناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والے پر ہی آتا ہے مگر رِشتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

صِلۂ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے چُنانچہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اُس کا حق دو

www.dawateislami.net

السَّبِیۡلِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ ٭ۖ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾

اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اُنہیں کا کام بنا۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ تمام قَرابت داروں کے حُقُوق اَدا کرنے کا حکم دے رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر رِشتہ دار کا حق ہے، اس میں تمام قرابت دار شامل ہیں اوراس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے سُلُوک اور صَدَقہ و خَیرات نام و نُمود، رَسم کی پابندی سے نہ کرے، مَحض رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے کرے، تب ثواب کا مُستَحِق ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ﴿۱﴾ (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۴، ص۴۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ حکومتِ وَقت اگر کسی کو کسی کام سے مَنع کر دے اور اس جُرم کے مُرتکب (یعنی اُس جرم کے کرنے والے) پر سزا کا اِعلان بھی کر دے، تو کوئی سمجھدار شخص جان بُوجھ

www.dawateislami.net

کر اس کام کو ہر گز نہیں کرے گا اور اس سے بچنے کی کوشش کرے گا، ذرا سوچئے کہ ہم ایک دُنیاوی حاکم کے منع کرنے پر تو ایک جُرم سے گھبرائیں، مگر رَبُّ الْعَالَمِیْن جو اَحْکَمُ الْحاکِمین ہے ہمارے نَفْع و نُقْصان کا مالک ہے، ہماری زِندگی و موت اسی کے قبضۂ قُدرت میں ہے، ایسی قُدرت و طاقت رکھنے والی ذات کے اَحکامات کے بَرخِلاف ہم کام کرتے پھریں تو یہ کیسی نادانی ہے؟ صِلۂ رحمی کی اس قدر اَہمیّت ہے کہ اگر کوئی اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک یعنی اچھا سلوک نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی صُورت میں بھی صِلۂ رحمی کرنے کا حکم ہے اور قسم کا کفّارہ اَدا کرنا ہو گا۔

قسم توڑ دو!

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو الْاَحْوَص عَوف بنِ مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما اپنے والِد سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں: کہ میں اپنے چچازاد بھائی سے کچھ مانگتا ہوں، تو وہ نہیں دیتا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر جب اُسے میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے، حالانکہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اُسے کچھ دوں گا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کروں گا۔ تو حُضُور، سَراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔

(نَسائی، ص ۶۱۹، حدیث: ۳۷۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ اگر کسی نے ظُلماً اِیذا دینے، قطع تعلق کرنے، یا کسی کے حقوق ادا نہ کرنے کی قسم کھائی، تو اِس قَسَم کو توڑ کر اس کا کفّارہ دینا ہو گا اور اس قسم کو پُورا کرنا گناہ ہے جیسا کہ

سب سے زیادہ گناہ

رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو

www.dawateislami.net

نقصان پہنچانے کے لئے قسم کھائے، تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُس کو نُقصان دینا اور قسم کو پُورا کرنا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گُناہ ہے، اِس سے کہ وہ اِس قسم (توڑنے) کے بدلے کَفّارہ دے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر مُقَرَّر فرمایا ہے۔ (بُخاری، کتاب الایمان والنذر، باب قول اللہ تعالٰی، ۴/۲۸۱، حدیث: ۶۶۲۵)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق مارنے پر قسم کھالے مَثَلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پُورا کرنا گناہ ہے۔ اِس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق اَدا کرے، خیال رہے! یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پُوری نہ کرنا بھی گُناہ، مگر پُوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پُوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پُوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے۔ اِسی لیے اُس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے، مگر یہاں قسم نہ توڑنا زِیادہ گُناہ کا باعث ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۹۸ مُلَخَّصًا)

صِلۂ رحمی کا مطلب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِلۂ رحمی کی اَہَمِّیَّت تو ہم نے سُن لی، صِلۂ رحمی کہتے کسے ہیں؟ آیئے اس کی تعریف بھی سُنتے ہیں۔ صِلَہ کا لُغوِی معنٰی ہے: **اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَانِ** یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اور اِحسان کرنا۔ (الزواجر، ۲/۱۵۶) اور رِحْم سے مُراد قَرابت، رشتے داری ہے۔ (لسان العرب، ۱/۱۴۷۹) بہارِ شریعت میں ہے صِلۂ رحم کے معنی: رشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلُوک (یعنی بھلائی) کرنا۔ (بہارِ شریعت۔ ج۳، ص۵۵۸)

صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتہ والوں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی بِلا قید ذِی الْقُرْبٰی

www.dawateislami.net

(یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا، مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں، اِسی طرح رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کے دَرَجات میں بھی فرق ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، اُن کے بعد وہ رشتے دار جن سے نَسَبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو، اُن کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا۔ رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مُطابِق رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی مختلف صُورَتیں ہیں مثلاً اُن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد دَرکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خَط و کِتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہو گا۔ (فی زمانہ چونکہ خط و کتابت کا رواج بہت ہی کم ہے لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مَقْصَد آپس کے تَعلُّقات کو برقرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہوں) (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصاً)

رشتہ داروں سے تعلق مضبوط کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے تَعَلُّق میں ہمیشگی کو ملحوظ رکھنا، ان کی مدد و خَیْر خواہی کرنا، غمی خُوشی اور دُکھ دَرْد میں ان کے ساتھ شریک ہونا، تقاریب و تہوار میں انہیں مَدْعُو کرنا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور اس طرح کے دیگر سب نیک کام صلۂ رحمی میں شامل ہیں۔ صِلۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے) کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی، تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا، تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا

www.dawateislami.net

ہے، بے اِعتنائی (یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸، از نیکی کی دعوت، ص۱۵۸)

صلۂ رحمی کی حقیقت:

نبیِ مکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: رِشتہ جوڑنے والا وہ نہیں، جو یہ بدلہ چُکائے، لیکن جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، حدیث: ۵۹۹۱، ۴/۹۸) ایک اور حدیثِ پاک ہے کہ ان لوگوں میں سے مت بنو، جو یہ کہتے ہیں: اگر لوگ ہم سے بھلائی کریں گے، تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظُلم کریں گے، تو ہم بھی بدلے میں ظُلم کریں گے، بلکہ خُود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ لوگ تُم سے اچھائی کریں تو تُم بھی ان سے اچھائی کرو اور اگر لوگ تم سے بُرائی کریں، تب بھی تم ظُلم نہ کرو!۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، حدیث: ۲۰۱۴، ۳/۴۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دونوں اَحادیثِ مُبارَکہ جو ابھی ہم نے سُنیں، ان سے معلوم ہوا کہ صِلۂ رحمی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی رِشتہ دار ہمیں محروم کرے، تب بھی ہم اسے عطا کریں، وہ اگر ظُلم کرے تو پھر بھی ہم اسے مُعاف کر دیں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہمارے وہ رشتہ دار جو ہم سے رُوٹھے ہوئے ہیں، سالہا سال سے قطع تَعَلُّق اِختیار کر رکھا ہے یا معمولی سے بات پر بول چال بند ہے، تو ہمیں خُود ان کے پاس جاکر سمجھانا چاہیے اور مُعافی تلافی کرنی چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ سب ہمارے نَفْس پر بہت گِراں گُزرے گا اور شیطان کبھی بھی آپس میں صُلح نہیں کرنے دے گا اور ہمارے ذِہن میں طرح طرح کے وَسْوَسے ڈالے گا کہ "ہم اس کے گھر پر کیوں جائیں، جو ہمارے

www.dawateislami.net

گھر میں قدم رکھنا ہی گوارا نہیں کرتا" یا "جو ہماری دعوت ٹھکرادے، ہم اس کی دعوت کیوں قبول کریں؟" "جو ہماری کسی تقریب میں آنا نہیں چاہتا، ہم اس کے پاس کیونکر جائیں؟" "ہر بار ہم ہی پہل کیوں کریں؟" "آخر ہم کتنا جھکیں؟" وغیرہ وغیرہ اس طرح کے بہت سے وَسْوَسے ذِہن میں آئیں گے، لیکن یاد رکھئے! یہی اِمتحان کا وَقْت ہے کہ ہم اپنے نَفْس کی بات مان کر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں یا اپنے نَفْس پر جَبْر کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرکے اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کرتے ہیں۔ اس لیے ہمت کیجئے! شیطان کی مُخالَفت کیجئے اور صلۂ رحمی کا ثواب پانے کی نِیَّت سے اپنے ناراض رِشْتہ داروں کو مَنانے کا پکا اِرادہ کرلیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرمارہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جاکر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہوکر جب پُوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ سُنا ہے: "جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا۔" (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الکبائِر ج ۲ ص ۳۵۱)

صِلۂ رحمی کے فضائل

آیئے ترغیب کے لیے صِلۂ رحمی کی فضیلت کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں۔

1) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صلۂ

www.dawateislami.net

رحمی کرے۔(بخاری،کتاب الادب، باب من بسط لہ فی الرزق۔۔، حدیث:۵۹۸۵، ۹۷/۴)

2) رشتے جوڑنا گھر والوں میں مَحَبَّت ہے، مال میں برکت ہے، عُمر میں درازی ہے۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی تعلیم النسب، حدیث:۱۹۸۶، ۳۹۴/۳)

3) بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھتا ہے اوران کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ "عرض کیا گیا، "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کیسے ؟"فرمایا، "ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔" (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۵۵۶، ج ۱۲، ص ۶۷)

صِلَہ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❀ فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❀ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباءو اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔

(تَنبیہُ الغافِلین ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَطعِ رحمی کا سبب بدگمانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صِلۂ رحمی یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک کرنے میں عزّت و شَرافت، نَجاتِ آخرت، خُوشنودیِ رَبُّ العزّت، ترقّیِ رِزق اور عُمر میں برکت کے ساتھ

www.dawateislami.net

ساتھ بہت سی برکتیں ہیں۔ جبکہ رشتہ توڑنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور آخرت کی بربادی کے ساتھ ساتھ دُنیوی نُقصانات بھی بہت زِیادہ ہیں۔ عُموماً رِشتہ داری ختم ہونے کا سبب حُسنِ ظن کی کمی اور بدگمانی کی کثرت بھی ہے۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں شکوک و شُبہات کی بُنیاد پر ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنا عام ہے، مثلاً ہم نے اپنے کسی عزیز کو کسی تقریب میں شرکت کی دعوت دی، لیکن وہ کسی تقریب میں شرکت نہیں کر پائے، تو اب اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹِس لیا جاتا، خُوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں اور یہ ذِہن بنالیا جاتا ہے کہ چونکہ اس نے ہماری تقریب کا "بائیکاٹ" کیا ہے، اس لیے ہم بھی اس کی کسی تقریب میں شرکت نہیں کریں گے اور یُوں محض بدگمانی کی بُنیاد پر دو(2) خاندانوں میں اَن بَن ہو جاتی ہے اور وَقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دُوریاں اس قدر پُختَہ ہو جاتی ہیں کہ برسہا برس تک فَرِیقَین ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں۔" حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مثلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہو گا، بُھول گیا ہو گا، ضَروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی، جس کی وضاحت اس کے لئے دُشوار ہو گی وغیرہ وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضِری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانے اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہیے۔

حُسنِ ظن کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی حُسنِ ظَن عُمدہ عِبادت ہے۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچّھا گمان کرنا، ان پر بدگمانی نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مِراٰۃُ المَناجیح ج ۶ ص ۶۲۱)

اور بِالفرض اگر ہمارا کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے یا جان بُوجھ کر ہمارے یہاں

www.dawateislami.net

نہیں آیا، یا ہمیں اپنے یہاں مدعو نہیں کیا، بلکہ اس نے کُھلّم کُھلّا ہمارے ساتھ بد سُلُوکی کی تب بھی ہمیں حوصلہ بڑا رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں، حضرت سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشَّان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) محَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج ۳ ص ۱۲ حدیث ۳۲۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَسا اَوقات رشتہ داروں سے لا تعلّقی اور قَطعِ رحمی کی وجہ ان سے سَرزَد ہونے والی معمولی غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمارا کوئی رِشتہ دار اگر بُھولے سے کوئی بات کہہ دے یا کوئی ایسا کام کر ڈالے، جو ہماری دل آزاری کا سبب بنے تو ہم اپنے عُیُوب کو پَسِ پُشت ڈال کر نَفْس و شیطان کی چالوں میں آکر اُس رِشتے دار سے بات چیت، لَین دَین اور دیگر مُعامَلات و تعلُّقات ختم کر ڈالتے، اُس کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے بائیکاٹ کرنے کا اِرادہ کر لیتے ہیں۔ اب وہ بے چارہ ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے، بار بار مُعافی مانگے، مَعْذرت چاہے مگر ہم اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہمیں کوئی سمجھانے کی کوشش کرے، تو اسے بھی خاموش کرا دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں آپس میں دُشمنی و حَسَد رکھنے، تعلُّقات توڑنے اور مَعْذِرَت کرنے والوں کی مَعْذِرَت کو رَدّ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ

بھائی بھائی بن جاؤ

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو،

www.dawateislami.net

نہ ایک دوسرے سے دُشمنی کرو، نہ حَسَد کرو، نہ تَعَلُّقات توڑنے والے بنو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مُسلمان، مُسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلم کرتا ہے، نہ اُسے مَحروم کرتا ہے اور نہ اُسے رُسوا کرتا ہے۔ (مسلم،کتاب البر و الصلة،تحریم ظلم المسلم...الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴ ملتقطاًبتقدم وتاخر) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: وَمَن اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ مِنْ شَیْءٍ بَلَغَهُ عَنْه فَلَمْ یَقْبِلْ عُذْرَه لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی جو کوئی اپنے مُسلمان بھائی سے مَعْذرت کرے اور وہ اُس کا عُذر قَبول نہ کرے تو، اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہو گا۔ (معجم الاوسط، ۳۷۶/۴، حدیث: ۶۲۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک چھت تلے، پھر بھی ناراضی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب ایک عام مُسلمان سے اچھا سُلُوک کرنے، اس سے مَحَبَّت قائم رکھنے، تعلُّق بنانے اور اسے نبھانے کی ترغیب ہے تو وہ اَفراد کہ جن کے ساتھ ہمارے خُون کے رشتے قائم ہیں، مثلاً والدین، بہن، بھائی، چچا، بھتیجے اور ماموں، بھانجے وغیرہ تو اُن کے ساتھ تو ہمیں اور بھی زیادہ حُسنِ سُلُوک اور خَیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے اور رِشتہ داروں میں سے بھی سب سے زیادہ ہمارے حُسنِ سُلُوک کے مُسْتَحِق ہمارے والدین اور بہن بھائی ہیں۔ والدین وہ ہیں جنہوں نے ہمیں پالا، ہماری اچھی تَربِیَت کی، اچھائی بُرائی کی تمیز سکھائی، خُود مَشَقَّت اُٹھا کر ہماری راحت کا سامان کیا۔ جبکہ بہن بھائی وہ ہیں، جو ہمارے بچپن کے ساتھی، اچھے بُرے وَقْت کے رفیق اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج کل اگر والِدَین اپنی اَوْلاد سے نالاں دِکھائی دیتے ہیں تو اَوْلاد بھی اپنے والِدَین سے مُنہ موڑتی نظر آتی ہے، بڑے بہن بھائی اپنے چھوٹوں سے ناراض ہیں تو چھوٹے بھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ اَدَب واِحْترام سے پیش آنے کو تیار نہیں۔ افسوس! کہ معمولی سی تلخیوں کی بِنا پر ایک چھت تلے رہنے کے باوُجُود کئی کئی دن تک سگے بہن بھائیوں کی آپس

www.dawateislami.net

میں بات چیت بند رہتی ہے اور اگر دُور رہتے ہوں تو کئی کئی مہینے بَسا اَوقات سالوں تک ایک دوسرے کی صُورت دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ اَستَغفِرُ اللّٰہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مُسلمان بننے، نمازوں اور سُنَّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آ کر خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو مختلف مدنی کاموں میں مشغول رکھنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں:

صدائے مدینہ لگاتا ہوں!

مَتھرا (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈرن نوجوان تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مَشْغَلَہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی اِنْفِرادی کوشِش کے نتیجے میں زِندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تَربِیَت کے 3 دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جَذبے کو

www.dawateislami.net

مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مُسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صَدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بَسر	تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر	کاش! کرلے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو تم سے توڑے، تم اس سے جوڑو!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ "بہشت کی کُنجیاں" بہت ہی ایمان اَفروز کتاب ہے، اس کتاب میں رنگ برنگے مدنی پُھول کیا کیا قیمتی خُوشبو لُٹا رہے ہیں، آیئے سُنتے ہیں: جنّت کیا ہے؟ جنّت کہاں ہے؟ جنّتیں کتنی ہیں؟ اہلِ جنّت کی عُمر کتنی ہوگی، جنّت میں لے جانے والے اعمال کون کون سے ہیں؟ تِلاوتِ قرآنِ کریم کی برکات، دَرَجۂ شہادت ملنے کا آسان طریقہ، مسلمانوں کی پردہ پوشی کے فضائل، لوگوں کی خطاؤں کو مُعاف کرنے کی فضیلت اور بہت سی دِینی معلومات سے مال مال یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہے، اِسی شاندار کتاب میں شَیْخُ الحدیث، حضرتِ علّامہ مَولانا عبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہی حالات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِس زمانے میں ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ "میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میری بہن نہیں" اِسی طرح بھائی بھائی سے یہ کہہ دیتا ہے کہ "میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میرا بھائی نہیں" یہ قَطعِ رِحم یعنی رشتوں کو کاٹنا ہے جو حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ

www.dawateislami.net

کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعامَلے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ وبد دِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کر کے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کر لینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تَعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ (بہشت کی کنجیاں، ص۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلۂ رحمی کرنا، ایک مجبوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رشتے داروں کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اُن سے صِلۂ رِحمی کرنا، یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن ہمیں اِس کا کامل فائدہ اُسی صُورت میں نصیب ہو گا کہ جب ہم دل سے اِس نیکی کو سَرانجام دیں گے۔ افسوس! اب رشتہ داری تو صِرف نام کی رہ گئی ہے اور آج کل صِلۂ رِحمی کرنا گویا کہ ایک مجبوری بن چکی ہے، بعض لوگ ظاہراً تو بڑے مِلَنْسار لگتے ہیں، لیکن اُن کا سینہ مسلمانوں کے کینے سے بھرا ہوتا ہے، بعض نادان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یا خواہ مخواہ رشتے داروں سے قَطعِ تَعَلُّق کر لیتے ہیں اور دوستوں پر تو دل کھول کر خرچ کرتے ہیں لیکن آہ! اپنے والدَین، بہن بھائیوں، چچاؤں، بھتیجوں اور بھانجوں وغیرہ کے حُقوق سے بالکل ہی غافل ہوتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقاریب ہوں یا مُبارک اَیّام کی آمد، بُزرگوں کے اِیصالِ ثواب کی نذر و نیاز کا اِہتِمام ہو یا اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ، بعضوں کا یہ معمول ہوتا ہے کہ وہ اِن میں صرف اُنہی رشتے داروں

www.dawateislami.net

کو دعوت دینے کی زحمت کرتے یا اُنہی کے گھروں میں کھانا وغیرہ بھجوا دیتے ہیں کہ جو اُنہیں اپنے یہاں کی تقاریب میں بُلاتے ہیں یا جن قرابت داروں کے ساتھ اُن کے مَفادات وابستہ ہوتے ہیں، اِس کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے یا بے چارے غُربت و اَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تقاریب میں بُلانا تو کُجا اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی مُسْتَحِقِّیْنِ زکوٰۃ رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، حتّٰی کہ کچھ خاندانوں کے درمیان ذاتی دُشمنیاں اُنہیں فوتگی کے موقع پر کفن دفن، نمازِ جنازہ پڑھنے اور تَعْزِیَت کے مُعاملے میں آڑ بن جاتی ہیں، الغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحَبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ بالکل ہی ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، کیونکہ ہم نے اُن کے درمیان خُود ساختہ دَرَجہ بندیاں کر دی ہیں، ایسے نازُک حالات کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ حقیقی صِلۂ رِحمی کو اب ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
ورنہ ہوگا مستحق تُو نار کا

قریبی رشتہ داروں سے قطعِ تَعَلُّق کرنے اور مشکل میں ان کے کام نہ آنے کی مذمت پر چند عبرت آموز احادیثِ مُبارکہ سُنئے، خوفِ خدا سے لرزیئے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کی نِیَّت کر لیجئے:

1. اے اُمتِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! قسم ہے اُس ذات کی! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کے صَدَقے کو قَبول نہیں فرماتا، جس کے رشتے دار اُس کی بھلائی کرنے کے مُحتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس ذات کی! جس کے دَسْتِ قُدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قِیامت کے دن نَظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ...الخ، ۳/۲۹۷، حدیث: ۴۶۵۲)

www.dawateislami.net

2. جو شخص اپنے کسی قریبی رشتے دار کے پاس آکر اُس کی حاجت سے زائد وہ شئے مانگے، جو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عطا فرمائی ہے، لیکن وہ اُس پر بخل کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنَّم سے ایک اَژدھا نکالے گا جس کا نام شُجاع ہو گا، وہ زبان کو حَرَکت دیتا ہو گا اور اُس شخص کے گلے کا ہار بن جائے گا۔(معجم الاوسط، ۴/۱۶۷، حدیث:۵۵۹۳)

3. جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کے لیے آخِرت میں بھی عذاب کا ذَخِیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب:۱۲۲، حدیث:۲۵۱۹، ۴/۲۲۹)

تعلّقات توڑنے کی سزا

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "تَنبیہُ الغافِلین" میں نقل کرتے ہیں، حضرت سیِّدنا یحیٰی بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً میں ایک نیک شخص خُراسان کا رہنے والا تھا، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل وعیال سے اپنی اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے علمائے مکہ مکرمہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے کہا: "ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ خراسانی جنتی ہو گا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زَمزَم کے کنویں پر جا کر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔" اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جا کر ان علماء کرام کو بتایا، انہوں نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھ کر کہا: "ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنتی نہ ہو،" تم یمن چلے جاؤ وہاں بُرہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے، اس پر پہنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فلاں جگہ دَفن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی امانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے

www.dawateislami.net

کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں پہنچ گیا؟ وہ بولا: میرے کچھ رشتے دار خراسان میں تھے جن سے میں نے قَطعِ تعلّق (یعنی رشتہ توڑ) کر رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام پر پہنچا دیا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۷۲ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! قَطعِ رحمی یعنی اپنے رِشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا، کس قدر بُری چیز ہے، کہ اس کی وجہ سے بہت سی نیکیوں کا اجر بھی ضائع ہوتا ہے اور آخرت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ رِشتہ داروں سے بھلائی نہ کرنے والوں کی طرف بروزِ قِیامت، اللہ رَبُّ العزت عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، قُدرت کے باوجود رشتہ دار کی حاجت پُوری نہ کرنے والے پر جہنّم کا ایک بہت بڑا سانپ مُسلّط کر دِیا جائے گا، جو اِس قاطعِ رحم کے گلے کا ہار بن جائے گا، رشتے داروں سے تعلقات ختم کرنے والے کو آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی سزا دی جائے گی۔

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
معاف کردے نہ سہہ پاؤں گا سزا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً وہ رشتہ دار کہ جن کا اُٹھنا بیٹھنا زیادہ ہو اور میل ملاپ بھی بکثرت ہو تو انہیں رنجیدگی اور ناراضی کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ بہن بھائی آپس میں زیادہ قریب ہوتے ہیں، اس لیے عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات بھی خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر ہم شریعت کے تقاضوں اور اَخلاقیات کو ملحوظ رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان ناچاقیوں اور ناراضیوں کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟

www.dawateislami.net

آیئے یہ بھی سُنتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق وآداب:

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔
3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفقت و مَحبَّت سے پیش آنا۔
4. غیبت، چُغلی، بدگُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اُولیٰ ناجائز ہے۔
5. بتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق وآداب:

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت واِحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دینا۔
2. والِدَین کی غیر مَوجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ورَہنُما سمجھنا۔
3. حتّی الاِمکان ان کے جائز اَحکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔
4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔
5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی ان مدنی پُھولوں پر عمل کی کوشش کریں گے، تو اِنْ

www.dawateislami.net

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور ان کے سبب پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی حد تک چھٹکارا مل جائے گا۔ بَسا اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو (2) قریبی عزیز آپس میں ناراض ہو جاتے ہیں اور باوُجُود کوشش کے آپس میں صُلح صفائی کی ترکیب نہیں بن پاتی، ایسے موقع پر وہ رشتے دار مُشکل کا شکار ہوتے ہیں جو ان دونوں سے تعلُّق رکھتے ہوں۔ ناراض رشتہ داروں میں سے ہر ایک سے بیک وَقت کیسے بنا کے رکھی جائے اور دونوں کو خُوش کیسے رکھا جائے؟ یہ ایک پریشان کُن مُعاملہ ہے۔ آیئے اس بارے میں فتاویٰ رَضَوِیَّہ شریف سے رہنمائی لیتے ہیں۔

حکمت سے بھرپور جواب

چُنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کیے گئے سوال کا خُلاصہ یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں، عُلمائے دِین اِس مسئلے میں کہ زید کے ایک تایا اور ایک بہن ہے، زید اپنے تایا اور بہن دونوں سے ملتا ہے، لیکن اب زید کی بہن اور تایا کے درمیان سخت اَن بَن ہو گئی ہے اور زید کی بہن اپنے سگے بھائی زید سے یہ کہتی ہے کہ تم اگر اپنے تایا سے مِلو گے تو میں تم سے نہیں مِلوں گی۔ اِتفاقاً زید کی شادی کا وَقت قریب آگیا اور زید کی بہن کا کہنا ہے: اگر تایا کو شادی میں بُلایا تو میں اس میں شرکت نہیں کروں گی، اس صُورت میں تایا کی دل آزاری کا اندیشہ ہے اور اگر تایا کو بُلائے تو بہن کو صَدمہ پہنچے گا۔ ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا زید اپنی بہن کا کہنا مان کر تایا کو شادی میں نہ بُلائے یا اپنی بہن کو چھوڑ کر اپنے تایا کو بُلائے؟

سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کا جواب دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: بہن اور چچا دونوں ذِی رِحم مَحرَم ہیں، کسی سے قَطعِ رِحم کرنا جائز نہیں۔ زید کو چاہیے کہ اپنی بہن کو جس طرح ممکن ہو راضی کرے، اگرچہ یُوں کہ پوشیدہ طور پر اپنے چچا کو شادی میں شریک ہونے کی دعوت دے اور اپنی بہن سے کہہ دے کہ مجھے ہر طرح تیری مَرضی منظور ہے، نہ اُن کو بُلاؤں گا نہ شریک کروں گا، البتہ اِتنا تجھ

www.dawateislami.net

سے چاہتا ہوں کہ وہ اگر اپنے آپ آجائیں تو اِس پر مجھ سے ناراض نہ ہونا، کیونکہ وہ تیرے اور میرے دونوں کے باپ کی جگہ ہیں، اجنبی آدمی (بھی کسی تقریب میں) بے بُلائے آجائیں تو اُن کو نکالنا بد تمیزی ہے نہ کہ باپ کو (کہ تایا باپ ہی کے قائم مقام ہوتا ہے)، غَرَض جھوٹے سچے فقرے بتا کر دونوں کو راضی کرے کہ اِس پر بھی ثواب پائے گا۔ زید اپنی بہن کو یہ کلمہ "میں اُن کو نہ بُلاؤں گا" کہنے سے مُراد یہ رکھے کہ میں خُود اُن کو بُلانے نہ جاؤں گا، اگرچہ آدمی یا خط بھیج دوں گا، (اور تایا کے) "آپ چلے آنے" سے یہ مُراد لے کہ وہ اپنے پاؤں سے چلے آئیں نہ یہ کہ میں اُٹھا کر لاؤں، دو رُخی بات کہے۔ جھوٹے سچے "فقرے" سے مُراد جس کا ظاہر جھوٹ اور مُرادی معنٰی سچ (جسے عربی میں "توریہ" کہتے ہیں)۔ حدیث میں فرمایا: اِنَّ فِی الْمَعَارِیضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْکَذِبِ۔ یعنی بیشک اِشاروں میں گُفتگو کرنے میں جُھوٹ سے آزادی ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الشهادات، باب المعاریض فیها مندوحة۔۔۔الخ، ۱۰/۳۳۶، حدیث: ۲۰۸۴۳، از فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۴۴، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے سُوال کرنے والے کو ضرورتِ شرعی کی بنا پر تَورِیہ کی ترغیب اِرشاد فرمائی، شرعی عُذر کی بنا پر تَوریہ کرنے سے انسان جُھوٹ سے بچ جاتا ہے، مگر یاد رہے! توریہ کرنے کی مخصوص صُورتیں ہیں، بِلا ضرورت توریہ کرنا شرعاً ناجائز ہے جیسا کہ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنٰی ہیں وہ غلط ہیں، مگر کہنے والے نے دُوسرے معنٰی مُراد لئے جو صحیح ہیں، ایسا کرنا بِلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ تَوریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لئے بُلایا وہ کہتا ہے "میں نے کھانا کھالیا" اِس کے ظاہر معنٰی یہ ہیں کہ اِس وَقت کا کھانا کھالیا ہے، مگر وہ یہ مُراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جُھوٹ میں داخل ہے (اِس لئے کہ یہاں تَوریہ کرنا جائز نہ تھا)۔

www.dawateislami.net

(بہار شریعت، ۳/۵۱۸، حصہ ۱۶ ملخصاً)

فتاویٰ رضویہ کے سُوال و جواب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی ایک رِشتے دار کے کہنے پر بِلا وَجہِ شرعی کسی دوسرے رشتے دار سے قَطعِ تَعَلُّق کرنا شرعاً ممنوع ہے، عُموماً ایسے مواقع پر اِنصاف کے تقاضے پُورے کرنا مُشکل ہو جاتا ہے اور بڑوں بڑوں کے قدم اِس موڑ پر آکر ڈگمگا جاتے ہیں، لیکن ہمّت سے کام لیجئے، رَبّ تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھئے اور اِس حدیثِ پاک "حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/۳۱۴، رقم: ۲۶۹۶) کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حکمتِ عَمَلی و دیانتداری کے ساتھ ایسی تدابیر اِختیار کرنے کی کوشش کیجئے کہ فریقین کے درمیان صُلح کی ترکیب ہو جائے اور کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو، کیونکہ کسی ایک فریق کی بات تسلیم کر لینے سے قَطعِ رِحم لازِم آئے گا کہ جو ناجائز و حرام ہے اور ایسا حکم ماننا بھی شرعاً جائز نہیں کہ جس کے سبب خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی لازِم آتی ہو، جیسا کہ حبیبِ کبریا، احمدِ مجتبیٰ، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ یعنی خالق عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں۔ (معجم کبیر، ۱۸/۱۷۰، حدیث: ۳۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ "ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدَین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق، خیر خواہی اور صِلۂ رِحمی کی مَدَنی سوچ پیدا کرنے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ 25 صفحات پر مُشتمل رسالہ "ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی" کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس رِسالے میں صِلۂ رِحمی کی تعریف، بہترین آدمی کی خُصوصیّات، صِلۂ رِحمی کے 7 مَدَنی پُھول، رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی صُورتیں، تعلّقات

www.dawateislami.net

توڑنے کی سزا، حُسنِ ظَن رکھنے کا طریقہ اور بَہُت سی اَہَم معلومات کا اَنمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اِس رِسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرما کر خُود بھی اس مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ صِلہ رحمی کا مطلب ہے رِشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا ہے۔

- صِلۂ رحمی (رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک) کی برکت سے رِزق، مال اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔
- رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کے ذریعے حکمِ قرآنی پر عمل کر کے ثواب کا اَنبار جمع کیا جاسکتا ہے۔
- صِلۂ رحمی کی برکت سے کئی خاندانی جھگڑے ختم کر کے گھروں کی ناچاقیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔
- صِلۂ رحمی کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔
- کسی مسلمان کی طرف سے معافی میں پہل کرنے پر بھی، بِلا عُذرِ شرعی اُس کو معاف نہ کر کے بروزِ قِیامت حوضِ کوثر پر حاضری سے محرومی ہو سکتی ہے۔
- بِلا عُذرِ شرعی رِشتوں کو کاٹنا، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہمیں خود بھی اس سے بچنا ہے اور دُوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچنے کی ترغیب دِلانے کا سلسلہ جاری رکھنا ہے۔
- صِلۂ رحمی کی برکت سے ہمارے کئی غریب و نادار عزیز و اَقْرِباء، ہماری تھوڑی سے نرمی و مَحَبَّت

www.dawateislami.net

کی وجہ سے شادی وعیدین جیسے خُوشی کے مَواقع پر ہمارے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں۔

- بِلا عُذرِ شرعی رِشتہ داروں کے ساتھ بھلائی نہ کرکے کثیر صدقہ وخیرات کرتے ہوئے بھی، اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محرومی ہوسکتی ہے۔
- اپنے رشتہ داروں کی کڑوی باتوں کو بخوشی پینے والا، ان کے تَلْخ روّیوں سے صَرفِ نظر (نظر انداز) کرنے والا اور تعلُّقات بحال کرنے کے لیے ان سے معذرت کرنے والا بظاہر خُود کو "کم تر" محسوس کررہا ہوتا ہے، لیکن حقیقتاً بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے عالیشان مَراتب حاصل کررہا ہوتا ہے۔

ہمیں بھی چاہیے بظاہر نظر آنے والی تکالیف کو آخرت میں ملنے والے اِنعامات کا بدلا سمجھتے ہوئے قبول کریں اور اپنے رِشتہ داروں اور دیگر تمام مُسلمانوں سے بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صدائے مدینہ لگانا"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کو "صَدائے مدینہ لگانا" کہتے ہیں۔ آج جبکہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہیں اور اس دُوری میں دن بدن اِضافہ ہوتا جارہا ہے اور لوگ فکرِ آخرت سے بے خبر ہوکر دنیا میں مگن ہیں۔ سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک جان بُوجھ کر چھوڑ دیتی ہے، اسی وجہ سے ہماری مسجدیں وِیران ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اس کی تکمیل کیلئے جِدوجُہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ آپ سے دَرخواست ہے کہ آپ بھی مَساجد کو آباد کرنے کی کوشش کیجئے، بالخصوص نمازِ فجر کیلئے زِیادہ سے زِیادہ صَدائے مدینہ لگائیے اور

www.dawateislami.net

مَساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کیلئے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا، تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص

www.dawateislami.net

پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔(کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ص۲۰۴رقم۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صَفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا انَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے[4]

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net